Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳/۷۸ نمبر ۲۳۹ | سوموار ۸۔ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ‘ ۲۵۔ اخاء ۱۳۷۲ ہش ‘ ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء

دعا سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد‘ اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ جیسے یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس سے ڈریں۔ ویسے یہ بھی چاہتا ہے کہ لوگوں میں علوم کی روشنی پیدا ہووے۔ اور اس سے وہ معرفت کی منزلوں کو طے کر جاویں کیونکہ علوم حقہ سے واقفیت جہاں ایک طرف سچی خشیت پیدا کرتی ہے‘ وہاں دوسری طرف ان علوم سے خدا پرستی پیدا ہوتی ہے۔ بعض بد قسمت ایسے بھی ہیں۔ جو علوم میں منہمک ہو کر قضاء و قدر سے دور جا پڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے وجود پر ہی شکوک پیدا کر بیٹھتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو قضاء و قدر کے قائل ہو کر علوم ہی سے دستبردار ہو جاتے ہیں‘ مگر قرآن شریف نے دونوں تعلیمیں دی ہیں اور کامل طور پر دی ہیں۔ قرآن شریف علوم حقہ سے اس لئے واقف کرنا چاہتا ہے اور اس لئے ادھر انسان کو متوجہ کرتا ہے کہ اس سے خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی معرفت میں جوں جوں ترقی ہوتی ہے اسی قدر خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس سے محبت پیدا ہوتی جاتی ہے اور انسان کو قضاء و قدر کے نیچے رہنے کی اس لئے تعلیم دیتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل اور بھروسہ کی صفت پیدا ہو اور وہ راضی برضا رہنے کی حقیقت سے آشنا ہو کر سچی سکینت اور اطمینان‘ جو نجات کا اصل مقصد اور منشا ہے‘ حاصل کرے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۵۔ ۱۴۶)

تمام اشیاء انسان کے نفع کے لئے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اب فرماتا ہے (---) دنیا کی تمام چیزیں تمہارے لئے پیدا کی ہیں لکم کے معنے ہیں‘ تمہارے فائدہ کے لئے۔ تاکہ تم کو اس سے نفع پہنچے اس میں ایک حجت قائم کی ہے ایک انسان اگر عبث کام کے لئے محنت کرے جس میں کوئی فائدہ نہ ہو وہ انسان دانا نہیں بلکہ نادان ہوا کرتا ہے۔ تو فرمایا کہ ہم نے تمام چیزیں تمہارے نفع رسانی کے لئے پیدا کی ہیں کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں ہے جو انسان کے لئے نفع رساں نہ ہو زمین میں ہر ایک قسم کے فوائد ہیں اور ہر ایک چیز میں فوائد ہیں پانی نباتات جمادات وغیرہ۔ تمام اشیاء ان میں سے کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو فائدہ نہ دینے والی ہو۔ جتنے جتنے معلومات بڑھ رہے ہیں اتنا ہی معلوم ہو رہا ہے کہ کوئی چیز ناکارہ نہیں ہے کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ چیز بھی لے لو وہ بھی ناکارہ نہ ہو گی۔ درختوں کی چھال ہی لے لو۔ اس سے ہی کتنے فوائد حاصل ہوتے ہیں منجملہ ان کے اس سے کاغذ بنتے ہیں اور اس سے کپڑے بھی بنتے ہیں شہروں کے لوگ جانتے ہیں کہ پاخانہ کے کتنے فائدے ہوتے ہیں کسان اس سے کتنا فائدہ حاصل کرتے ہیں پہلے تو لوگ اسے یونہی باہر پھینک دیا کرتے تھے تو جتنا جتنا علوم ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اتنا ہی ہر ایک چیز کے فوائد معلوم ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ

باقی ص ۷ پر

ضروری اعلان

○ لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کی ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱ اکتوبر ۹۳ء کے لئے درخواست دی گئی تھی مگر ابھی تک اجازت نہیں آئی اس لئے تمام ممبرات لجنہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان تاریخوں میں یہ اجتماع نہیں ہو گا ضلعی عہدیداران جملہ مجالس میں یہ اطلاع پہنچا دیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

ولادت

○ محمد اشرف ضیاء مربی سلسلہ احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت "نور الدین اشرف" نام عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم خواجہ عبد العزیز سابق صدر گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ کا پوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے‘ درازی عمر سے نوازے اور والدین کے لئے بابرکت ہو۔

○ مکرم ظفر اللہ خان صاحب مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان و استاذ جامعۃ الاحمدیہ کو ۱۰۔ ۹۳ ۔ ۱کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام "نائلہ ظفر" عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک‘ صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

اعلان بابت سالانہ اجتماع و شوریٰ خدام الاحمدیہ پاکستان

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کا سالانہ اجتماع امسال اجازت نہ ملنے کی وجہ سے منعقد نہیں کیا جا سکا اس طرح ۲۸۔ ۲۹۔ اکتوبر کو ہونے والی شوریٰ بھی تا اطلاع ثانی ملتوی کی جا رہی ہے۔ قائدین کرام مطلع رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵ / اخاء ۱۳۷۲ ہش ۲۵ / اکتوبر ۱۹۹۳ء

قربانی کے فوائد

انسانی اصلاح کے کئی پہلو ہیں۔ اور ہر پہلو کئی جہات کو متاثر کرتا ہے کسی ایک بات میں اصلاح ہو جانے سے کئی اور باتوں میں بھی اصلاح کا پہلو نکل آتا ہے۔ اس کی سب سے زیادہ حسین مثال تو وہ ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیان فرمائی کہ جھوٹ ترک کر دو تو بہت سی برائیوں سے بچ جاؤ گے اصلاح تو ہوئی جھوٹ کے سلسلہ میں لیکن اس سے زندگی کے بہت سے پہلو متاثر ہوئے اور ان میں بھی اصلاح ہو گئی۔

اگر انسان غور کرے تو اسے بہت سی ایسی باتیں نظر آئیں گی کہ ایک کام کے کرنے یا نہ کرنے سے بہت سی نیکیوں کی راہ کھل گئی۔ جذبات بدل گئے۔ احساسات بدل گئے۔ خیالات بدل گئے۔ اور یہی باتیں ہمارے اقوال اور ہمارے اعمال کا منبع ہیں۔ مثلاً ہم نے مالی قربانی کی۔ ہے تو یہ ایک پہلو لیکن اس سے کئی باتیں متاثر ہوئیں اور زندگی کے کئی رخ بدلنے اور سنورنے لگ گئے۔ مثلاً مال کی حرص کم ہو گئی۔ قربانی کے بغیر مال کی حرص کم ہو ہی نہیں سکتی اور قربانی کے ساتھ ساتھ مال کی حرص بڑھنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ مال کی حرص "لینا" ہے اور قربانی "دینا"۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ قربانی کے بعد مزید مال۔ اور زیادہ مال۔ حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہو لیکن یہ خواہش اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے اور دوسرے کاموں کے لئے ہوگی۔ کہ مزید مال ملے تو قربانی کی جائے۔ اور اس صورت میں زیادہ مال حاصل کرنے کی خواہش کو حرص نہیں کہا جاسکتا۔

قربانی کی تو ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوا۔ آخر قربانی اسی کا نام ہے کہ دوسروں کو ضرورت ہے۔ ان کو کچھ دیا جائے۔ اور اس کا نام ہمدردی ہے۔ پس قربانی ہمدردی پیدا کرتی ہے۔ اور ہمدردی اخلاقی صفات کا وہ جزو ہے جس سے انسان ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں اور معاشرہ مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے۔

الغرض قربانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور اس کی ہر اثر پذیری نافع الناس ہے۔ ہمارے اپنے لئے بھی مفید ہے اور دوسروں کے لئے بھی۔ ہماری زندگی کو بھی بہتر بناتی ہے۔ اور دوسروں کی زندگی کو بھی۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ مالی قربانی سے اصلاح ہوتی ہے۔

تراشتا ہوں نئے لفظ میں زباں کے لئے
کہ اور چاہیئے وسعت مرے بیاں کے لئے
بنا تو ہوگا مرے واسطے جہاں لیکن
مجھے تو ایسے لگا میں ہوں اس جہاں کے لئے

ابو الاقبال

○

پھولوں کا رنگ کلیوں کی رعنائی بیچ دی
اہلِ چمن نے شہر کی زیبائی بیچ دی

رکھا تھا ان کے سامنے دل کا معاملہ
داناؤں نے مگر وہاں دانائی بیچ دی

ہم اک حَسیں نگاہ کے دھوکے میں آگئے
اور پھر حَسین شاموں کی تنہائی بیچ دی

ایسا بھی ایک وقت تھا منظور جس گھڑی
کتنے ہی دوستوں نے شناسائی بیچ دی

شہروں میں نہریں خون کی بہتی رہیں مگر
اربابِ حل و عقد نے بینائی بیچ دی

ایمان اور ضمیر تو بیچے تھے لیکن اب
یکتا خدا کی لوگوں نے یکتائی بیچ دی

میجر منظور احمد

پرہیزگار بن جاؤ

پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بد خلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی بے باکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ مرے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ——

افکارِ عالیہ

دنیا کے سب مذاہب میں عورت کا کسی نہ کسی رنگ میں ذکر ملتا ہے اور میں نے اس پہلو سے دنیا کے تمام مذاہب کا جائزہ لینے کی کوشش کی ہے لیکن حقیقت ہے کہ جو عزت اور مقام اور مرتبہ قرآن کریم اور حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ نے عورت کو عطا فرمایا اس کا عشر عشیر بھی کسی دوسرے مذہب میں نہیں ملتا۔ جب انسان یہ موازنہ کرتا ہے تو تعجب میں غرق ہو جاتا ہے اور بہت ہی تکلیف دہ پُر عذاب تعجب میں غرق ہو جاتا ہے کہ یہ تمام مذاہب جن میں عورت کا اگر مثبت رنگ میں ذکر ملتا ہے تو بہت معمولی اور بے حیثیت یا منفی رنگ میں ذکر ملتا ہے 'اسلام پر حملے کرنے میں یہ سب سے زیادہ تیزی دکھاتے ہیں اور شوخی دکھاتے ہیں کہ اسلام میں عورت کا کوئی مقام اور مرتبہ نہیں۔

ایک دفعہ یورپ میں سوال و جواب کی کسی مجلس میں ایک عیسائی خاتون نے یہ سوال کیا (اور مجھے یاد نہیں کبھی بھی سوال و جواب کی کوئی ایسی مجلس ہوئی ہو جس میں یہ سوال نہ کیا گیا ہو) تو میں نے اسے کہا کہ میں صرف حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ کا ایک فرمان تمہیں سناتا ہوں۔ تم مذاہب کا ہی نہیں تمام دنیا کی تہذیبوں میں عورت کے ذکر کی تحقیق کر دیکھو وہ شان جو حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے ایک چھوٹے سے پاکیزہ جملے میں عورت کو عطا کر دی ہے اس کا لاکھوں کروڑواں حصہ بھی مجھے کہیں اور سے لا دکھاؤ۔ میں نے اسے بتایا کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ تمہاری جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اتنا خوبصورت فقرہ ہے عورت کے لئے اتنا عظیم اظہارِ تحسین ہے کہ جس کے متعلق یہ فقرہ کہا جائے بلاشبہ اس کو آسمان کی بلند ترین رفعتیں عطا ہو جاتی ہیں۔ کسی مرد کے متعلق نہیں فرمایا یا مردوں کے کسی گروہ کے متعلق نہیں فرمایا کہ ان کے پاؤں تلے ان کی اولادوں کی جنت ہے یا قوم کی جنت ہے۔ صرف عورت کو مخاطب کرتے ہوئے یہ ایسا سرٹیفکیٹ 'ایسا لقب عطا کر دیا' ایسا مطمح نظر اس کو بخشا جس کی کوئی مثال دنیا کے کسی مذہب اور تہذیب میں نہیں ملتی۔ جب میں نے اس کی مزید تفصیل بیان کی تو وہی خاتون جنہوں نے بڑی شوخی سے تو نہیں کہنا چاہئے مگر اعتماد کے ساتھ یہ جانتے ہوئے' یہ احساس رکھتے ہوئے یہ سوال کیا تھا کہ اس سوال کا کوئی جواب کسی .... کے پاس نہیں ہو سکتا یہ سن کر نہ صرف یہ کہ اس کا سر جھک گیا بلکہ بعد میں تائید میں کھڑی ہوئی اور اس نے کہا آج مجھے پہلی دفعہ معلوم ہوا ہے کہ اسلام عورت کو کیا عزت عطا کرتا ہے اور کیا مقام بخشتا ہے۔

یہ ایک چھوٹی سی ہدایت ہے لیکن اس کے اندر مثبت رنگ کے بھی اور منفی رنگ کے بھی بہت گہرے مضامین ہیں۔ یہ محض ایک خوشخبری ہی نہیں بلکہ انذار کا پہلو بھی رکھتی ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ کا عورتوں کے متعلق مردوں کو یہ نصیحت کرنا یا تمام قوم کو یہ نصیحت کرنا کہ تمہاری جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے ایک بہت ہی معارف کا سمندر ہے جو ایک چھوٹے سے فقرے کے کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ عورت کے اختیار میں ہے کہ قوم کا مستقبل بنائے۔ جس جنت کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ صرف آخرت کی جنت نہیں بلکہ اس دنیا کی جنت بھی ہے کوئی قوم جسے اس دنیا کی جنت نصیب نہ ہو اسے آخرت کی جنت کی موہوم امیدوں میں نہیں رہنا چاہئے وہ محض ایک دیوانے کا خواب ہے۔ کیونکہ جس کے دل کو اس دنیا میں سکینت نصیب نہیں ہوتی اسے آخرت میں بھی سکینت نہیں نصیب ہو سکتی جو اس دنیا میں اندھے ہیں وہ اس دنیا میں بھی اندھے ہی اٹھائے جائیں گے۔ پس اس پہلو سے ..... عورت کی کچھ ذمہ داریاں ہیں جو اس دنیا کے ساتھ بھی تعلق رکھتی ہیں اور اس دنیا کے ساتھ بھی تعلق رکھتی ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ دیکھنا ہو گا کہ ہر خاتون جو گھر کی ملکہ ہے کیا اس کے گھر میں جنت بن گئی ہے یا نہیں بنی؟ کیا اس کی اولاد میں جنتیوں والی علامتیں پائی جاتی ہیں کہ نہیں؟ اسے دیکھ کر ہر عورت خود اپنے نفس کا جائزہ لے سکتی ہے اور اس بات کو پرکھ سکتی ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیش کردہ کسوٹی کے مطابق میں وہ عورت ہوں کہ نہیں جس کا ذکر (-) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اتنے پیار اور اتنے ناز اور اتنے اعتماد کے ساتھ کیا تھا۔ مجھے مخاطب کیا! میرا ذکر فرمایا! اور یہ کہا کہ اے (-) عورت! جو میرے حلقہ ارادت میں داخل ہوئی تجھ سے مجھے یہ توقع ہے کہ تیرے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ پس یہ محض مردوں کے لئے ہی پیغام نہیں 'بچوں کے لئے ہی پیغام نہیں کہ تم اپنی جنت اپنی ماؤں کے پاؤں تلے ڈھونڈو اور بالعموم یہی معنے ہیں جو سمجھے جاتے ہیں اور بیان کئے جاتے ہیں کہ عورت کا ادب کرو۔ عورت کی دعائیں لو حالانکہ اس سے بہت زیادہ وسیع تر معنی عورت کے کردار کے تعلق میں بیان ہوئے ہیں۔ اگر ہمارا معاشرہ جنت ہر گھر کو جنت نہیں بنا دیتا تو اس حدیث کی رو سے وہ معاشرہ (دینی) نہیں ہے اور اگر جنت کو جہنم بنانے میں مردوں کا قصور ہے تو یہ محض اس وقت کے دائرے میں محدود نہیں جس میں اس کی شادی ہوئی اور ایک عورت کے ساتھ اس نے ازدواجی زندگی بسر کرنی شروع کی بلکہ اس کا تعلق ایک گزرے ہوئے زمانے سے بھی ہے۔ اس نے ایسی بد نصیب ماں بھی پائی کہ جس کے قدموں تلے اس جنت کی بجائے جہنم ملی۔ پس جنت کی خوشخبری سے یہ مراد نہیں کہ لازماً ہر ماں کے پاؤں تلے جنت ہے۔ مراد یہ ہے کہ خدا توقع رکھتا ہے کہ اے عورتو! تمہارے پاؤں تلے سے جنت پھوٹا کرے اور جہاں تمہارے قدم پڑیں وہ برکت کے قدم پڑیں اور تمہاری اولادیں اور تم سے تربیت پانے والے ایک جنت نشان معاشرے کی تعمیر کریں۔ پس اس نقطہ نگاہ سے احمدی خواتین کو بہت کچھ سوچنے کی ضرورت ہے۔ بہت کچھ فکر کی ضرورت ہے۔ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور جتنی (دینی) تعلیمات بعض عیوب سے تعلق رکھتی ہیں یعنی عورت کو بعض باتیں کرنے سے روکتی ہیں اور بعض ادائیں اختیار کرنے سے منع فرماتی ہیں ان کا اس جہنم میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

پس (دین حق) ان معنوں میں عورت کے لئے قید خانہ نہیں کہ مرد کو تو کھلی چھٹی ہے جو چاہے کرتا پھرے۔ عورت مظلوم گھروں کی چار دیواری میں مقید ہو گئی۔ ان معنوں میں ایک (صاحب ایمان) عورت کی زندگی ہر گز ایک قید خانہ میں بسر نہیں ہوتی۔ ہاں ایک اور معنے میں وہ یقیناً قید خانہ میں رہتی ہے اور ان معنوں میں تمام (-) مرد بھی تو قید خانہ میں ہی رہتے ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ (دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے) اس کی ایک اور روایت یہ ہے کہ (دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے)۔ تو وہاں مومن کے لفظ کے اندر تمام مرد مومن بھی اور مومن عورتیں بھی شامل فرما دیں۔ پس وہ قید خانہ اور ہے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں لیکن ایسے کسی قید خانے کا ذکر (دین حق) میں کہیں نہیں ملتا کہ جس کے نتیجہ میں عورت تو اچھی باتوں سے محروم رہ جائے اور مقید ہو جائے لیکن مرد کو کھلی آزادی ہو کہ وہ جو چاہے کرتا پھرے۔ جو بھی پابندیاں ہیں وہ حفاظت کا مضمون رکھتی ہیں۔ وہ عظمت اور تکریم کا مضمون رکھتی ہیں۔ ان سے عورت کا مقام بلند ہوتا ہے۔ اس سے عورت کی دنیا کی دلدلوں میں پھنسنے سے نجات ملتی ہے اس کے سوا ان قیود کا اور کوئی مطلب نہیں لیکن آج میں اس مضمون کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ کچھ اور باتیں ہیں جو میرے پیشِ نظر ہیں۔

اول یہ کہ آج دنیا کو (دین حق کی پیروکار) عورت کے متعلق جو غلط فہمی ہے اس کے محض علمی جواب دینا کافی نہیں۔ کیونکہ بسا اوقات جب مجالس سوال و جواب میں اہل مغرب نے اس مضمون پر سوال کئے اور میں نے خدا تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ اور اس کی تائید کے ساتھ کسی حد تک تشفی بخش جواب دیئے تو کبھی ایسا بھی ہوا کہ کوئی عورت اٹھ کھڑی ہوئی اور اس نے کہا کہ اچھا! اگر یہ (دینی) معاشرہ ہے تو اس کے نمونے تو دکھائیے کیا مصر میں یہ جنت ملتی ہے یا شام میں نظر آتی ہے؟ یا سعودی عرب میں دکھائی دیتی ہے؟ یا پاکستان میں اس کا مظاہرہ ہوتا ہے؟ کسی اسلامی ملک کا نام تو لیجئے جہاں آپ کی بتائی ہوئی جنت دکھائی بھی تو دے۔ پس محض بتانا کافی نہیں ہے۔ وہ جنت جس کا میں ذکر کر رہا ہوں وہ ایک ٹھوس حقیقت ہے ایک خواب نہیں ہے جس کی تعبیریں تلاش کی جائیں۔ یہ ٹھوس حقیقت احمدی خواتین نے اپنی زندگی اور اپنے معاشرے میں عملاً دنیا کو دکھانی ہے۔ پس بعض دفعہ میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ جنت اپنی آخری کامل اور حسین تر صورت میں تو میں تمہیں نہیں دکھا سکتا لیکن اگر تمہارے پاس وقت ہو اور اپنے ملک میں بسنے والی احمدی خواتین سے ملو۔ ان کے اجلاسوں میں آؤ۔ ان سے سوال و جواب کرو۔ ان کے گھروں میں جا کر دیکھو تو میں امید رکھتا ہوں کہ اس جنت کی کچھ جھلکیاں تمہیں ضرور دکھائی دیں گی اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ یورپ میں بسنے والی احمدی خواتین (سوائے اس کے جسے اللہ چاہے) ایک ایسے معاشرے کو جنم دے رہی ہیں۔ ایک ایسا معاشرہ پیدا کر رہی ہیں جو یورپ سے بالکل مختلف ایک معاشرہ ہے۔

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ ص ۶۷ تا ۷۱)

تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

خدا کے غضب کو مت آواز دو

اللہ تعالیٰ نے جب تخلیق آدم کا فیصلہ کیا تو فرشتوں نے عرض کی کہ اے مالک یہ تو کیا کرنے لگا ہے۔ جس مخلوق کی خلق کا تو نے ارادہ فرمایا ہے وہ تو دنیا میں فساد برپا کریگا۔ کیا ہم تیری حمد و ثنا کے لئے کافی نہیں۔ اب جو ہم تاریخ انسانی پر نظر ڈالتے ہیں تو یوں معلوم دیتا ہے کہ فرشتے اپنے اندازہ میں غلط نہیں نکلے۔ آدم کی نسل نے دنیا میں وہ ظلم ڈھائے ہیں کہ الاماں الحفیظ۔ جانداروں میں سے انسان کی ہی ذات ہے جو اپنی ہم نسل پر ظلم روا رکھتی ہے۔ اس نے اپنی ہی ہم جنس کو غلام بنایا اور اس پر وہ ظلم توڑے کہ جانوروں سے بھی وہ سلوک نہیں کیا جاتا جو اس سے روا رکھا گیا۔ ان کی پیٹھوں پر سے کھال کوڑوں کی ضربوں سے ادھیڑلی جاتی۔ انہیں ننگے بدن تپتی ہوئی ریت پر لٹا دیا جاتا۔ بھڑکتی ہوئی آگ انسان کی پگلتی ہوئی چربی سے بجھ جاتی۔ عورتوں کی ٹانگوں کو اونٹوں سے باندھ کر انہیں مختلف سمتوں میں دوڑایا جاتا اور وہ اس طرح چیر دی جاتیں جس طرح آرے سے لکڑی۔ ان کی جانوروں کی طرح خرید و فروخت ہوتی۔ غلام غلام کو ہی جنم دیتا۔ خاوند بیوی سے اور باپ اولاد سے جدا کر دیا جاتا۔ ان کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ مالک کو اپنے غلام پر جان کا حق حاصل تھا۔ نہ جسم اپنا تھا نہ جان اپنی۔ صرف ایک روح ہی تھی جو ان کے قبضہ سے آزاد تھی اور یہ روح خدا معلوم کیا کیا سوچتی رہتی ہوگی۔ دور کیوں جاتے ہو۔ چنگیز خان اور ہلاکو کی سفاکی کی داستانیں بھی پارٹیشن کے دنوں میں ماند پڑ گئیں۔ جہاں عصمتیں لوٹی گئیں۔ دودھ پیتے بچوں کو نیزوں کی انیوں پر اچھالا گیا۔ بوڑھوں بچوں کو بے دریغ قتل کیا گیا۔ محض اس لئے کہ ایک کا مذہب اور تھا دوسرے کا اور۔ دونوں ایک دوسرے کے وجود کو برداشت کرنے سے عاجز ہو رہے تھے۔ خدا کی آخری شریعت لانے والا فی جے اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث کیا اس پر اتنے پتھر برسائے گے کہ نعلین خون سے بھر گئیں اور جوتے پاؤں سے پھسل پھسل جاتے تھے۔ یہ اس کا لہو تھا جو ان سب کے لئے رحمت بن کر آیا تھا۔ ابراہیم جس کا قصور اتنا تھا کہ وہ اپنے چچا کے تراشیدہ بتوں کے آگے سر بجود نہ ہو سکا اس کے لئے آگ کا الاؤ روشن کیا گیا۔ یہودیوں نے مسیح کو جب تک صلیب پر ٹانگ نہیں دیا انہیں چین نصیب نہیں ہوا۔ اس کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ خدا کی بادشاہت جیسی آسمان پر تھی وہ زمین پر بھی چاہتا تھا۔ اس خدا کے محبوب کے وصال پر ابھی نصف صدی نہیں گذری تھی کہ لعینوں نے اسی کے آل کے سر بریدہ لاشوں کو گھوڑوں کے سموں تلے روند ڈالا۔ انہوں نے اتنا بھی لحاظ نہ کیا کہ بدبختو یہ تو وہ چہرا تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے چوما تھا۔ اور کبھی وہ بھی وقت تھا کہ جہاں اس کے پسینہ کا قطرہ گرتا اس کے دیوانے وہاں اپنا لہو بہانے سے گریز نہیں کرتے تھے۔ حضرت زبیرؓ جو رشتہ میں رسول اللہ کے ؟ ان کی نعش کو دشمنوں نے درخت سے کئی روز تک لٹکا رہنے دیا۔ ان کی بوڑھی والدہ کا جب اس راستہ سے گزر ہوا تو فرمایا کہ اس سوار کو کب اپنی سواری سے اتارو گے۔ منصور کو انا الحق کہنے کے جرم میں دار پر کھینچا گیا۔ سقراط کو سچ بولنے کی سزا میں زہر کا پیالہ پینا پڑا۔ لوگوں کو حق کی آواز پر لبیک کہنے پر سنگسار کیا گیا۔

خدایا۔ معلوم نہیں کہ تو یہ سب ظلم ہوتا دیکھتے ہوئے بھی ظالموں کو کیوں اتنی دیر میں پکڑتا ہے۔ شاید اس لئے کہ تجھے اپنے قول کا پاس ہے کہ تیری رحمت ہر دوسری صفت پر حاوی ہے اور تو غضب میں دھیما ہے۔ مگر اے بھٹکی ہوئی مخلوق۔ اس کے غضب کو بھی یاد رکھ۔ کہ جب اس کا غضب بھڑکتا ہے تو وہ پہاڑوں کو بستیوں پر الٹ دیتا ہے۔ زلزلوں سے زمین شق ہو کر بستیوں کو نگل جاتی ہے۔ زمین اپنا پانی اگل دیتی ہے اور تندوروں سے پانی پھوٹنے لگتا ہے۔ آسمان اپنے پٹ کھول دیتا ہے اور سیلاب میں انسانوں کی مشک کی طرح پھولی ہوئی لاشیں ایک گرداب سے نکل کر دوسرے گرداب میں بھینسوں۔ بکریوں اور سوروں کی میت میں بہتی ہوئی نظر آئی ہیں۔ بستیوں کی بستیاں پلیگ سے یوں اجڑ جاتی ہیں جیساکہ ان کا پہلے کوئی وجود ہی نہ تھا۔ لہلاتی فصلوں کی جگہ خاک کے بگولے گرداب اڑاتے پھرتے ہیں۔ طوفان ہنستے بستے شہروں پر جب گزرتے ہیں تو انہیں مولی گاجر کی طرح کاٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ خدا کا غضب اس وقت نازل ہوتا ہے۔ ہوتا رہا ہے۔ اور ہوتا رہے گا جب تک اس کی مخلوق پر اسی کے بھائی بند ظلم کرتے رہیں گے۔ خواہ یہ ظلم جسمانی ہو۔ اخلاقی ہو یا مذہبی ہو۔ جب بھی ایک شخص اس بنا پر سزاوار ٹھہرایا جائے گا۔ کہ وہ ربنا اللہ کیوں کہتا ہے۔ وہ اپنے رب کا نام اللہ۔ پرمیشر۔ گاڈ یا الوہیم جو چاہے رکھے یہ اس کا معاملہ ہے۔ اگر مذہب کے معاملہ میں سزا اسی جہاں میں تم نے خود دینی مقرر کر رکھی ہے تو پھر خدا سے کہہ دو کہ جو جہنم اس نے کافروں کے لئے اگلے جہاں میں بنا رکھی ہے وہ ختم کر دے۔ کہ وہ تم نے اس جہاں میں ہی پیدا کر دی ہے۔

دنیا پر نظر ڈال کر دیکھو کہ کس طرح کشمیریوں پر صرف اس لئے ظلم توڑے جا رہے ہیں کہ وہ یہ حق مانگتے ہیں کہ ہمیں اپنی قسمت کا فیصلہ کا حق ہے۔ کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس کی قسمت کا فیصلہ کرے۔ بوسنیا کے باشندوں کو اپنے وطن سے اس لئے نکالا جا رہا ہے کہ عیسائی نہیں چاہتے کہ دوسرے مذہب کے لوگ اپنی علیٰحدہ ریاست یورپ جو عیسائیت کا گڑھ ہے بنا سکیں اس کی پاداش میں وہاں مظالم ڈھائے جا رہے ہیں وہ انسان کی پیشانی پر کلنگ کا ٹیکا ہیں۔ جنوبی افریقہ میں اکثریت اقلیت کے ہاتھوں برسہا برس سے مظالم سہ رہی ہے۔ ان کے شہر الگ۔ ان کی آبادیاں علیٰحدہ۔ گاڑی کے ڈبے الگ۔ بسوں میں سیٹیں علیحدہ۔ ہوٹل الگ۔ دکانیں الگ۔ وہ اپنے ملک میں بغیر ملکیت کے ہیں اور باہر سے آئے ہوئے ملک کے مالک۔ دنیا کے کیا رنگ ہیں کہیں اکثریت اقلیت کے ہاتھوں لٹ رہی ہے اور کہیں اقلیت اکثریت کے ہاتھوں۔ انسان کو جہاں بھی جب بھی طاقت ملی۔ وہ فرعون بن بیٹھتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ دوسرے نہ انسان میں نہ ان کے سینوں میں دل۔ نہ دلوں میں جذبات۔ نہ ہی انہیں اپنے متعلق فیصلہ کرنے کا حق ہے۔ یہ حق انہیں نہیں ہمیں حاصل ہے کیونکہ ہم طاقت میں ہیں۔ طاقت تو صرف اللہ کو حاصل ہے۔ اس کی لاٹھی سے ڈرو کہ وہ بے آواز ہے۔ اگر اس کا غضب بھڑکا اور جب بھڑکا۔ تو تمہارے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔ مظلوم کی دعا سے ڈرو کہ وہ سیدھی آسمان پر جا کر خدا کے عرش کو ہلاتی ہے۔ اگر جہانگیر جب اس کی عدل کی زنجیر جاتی تو وہ مظلوم کی مدد کو پہنچتا تھا تو وہ دونوں جہانوں کا مالک ہے اس کا عرش جب ہلایا جائے گا تو کیا وہ جہانگیر سے بھی گیا گزرا ہے کہ وہ مدد کو نہیں آئے گا۔

کب تک مائیں ننگے سر ننگے پاؤں اپنے لخت جگروں کو درندوں کے ہاتھوں بچانے کے لئے سڑکوں پر دیوانہ وار بھاگتی رہیں گی جن کو خود ان کے ساتھی طالب علموں نے بالوں سے پکڑ کر سڑکوں پر اس طرح گھسیٹتے رہے۔ جس طرح ذبح شدہ بکرے گھسیٹتے جاتے ہیں۔ کب تک مائیں اپنے دوپٹے منہ میں دبا کر سسکیاں لیتی رہیں گی۔ کب تک باپ بیٹے اور بیٹیوں کا ماتم کرتے رہیں گے۔ کب تک۔ اے خدا کب تک؟

لوگو! انسانوں پر ظلم بند کرو۔ خدا کے غضب کو مت دعوت دو۔ اب بھی سنبھل جاؤ کہ وہ غضب میں دھیما ہے۔ مگر وہ قہار بھی ہے اس کی غیرت کو مت للکارو۔

بقیہ : ص۵

خود پرست انسان جب حد سے زیادہ اپنے اوپر اعتماد کر لیتا ہے تو وہ بعض اوقات مطلق العنان بھی بن جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر کام سے اپنے آپ کو آزاد اور غیر ذمہ دار تصور کرنے لگتا ہے۔ ایسے شخص کو اپنے اوپر اس قدر غرور اور گھمنڈ پیدا ہو چکا ہوتا ہے کہ وہ کسی دوسرے کی بات سننا بھی گوارا نہیں کرتا۔ اور اپنی رائے کو ہر دوسری رائے پر ترجیح دینے کو کوشش کرتا ہے۔ اور ہمیشہ گفتگو وغیرہ میں بالا رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ ایسے آدمی سے کسی بھی موضوع پر بات کرنا حقیقت میں وقت کا ضیاع اور بات کو طول دینے کے مترادف ہے۔

شیخی خورہ شخص کی ایک کمزوری یہ بھی ہے کہ خود اعتمادی کے خول میں وہ بہت سارے غلط امور سرانجام دینے لگتا ہے۔ اور دوسری طرف وہ اپنے اوپر اس قدر بھروسہ کر چکا ہوتا ہے۔ کہ ہر دوسرے انسان سے اپنے آپ کو برتر خیال کرتا ہے۔ اور برتری کی اس دیوار کو اپنا محافظ سمجھتا ہے۔ لیکن بے باکی کی انتہا ہو چکی ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسا شخص اپنے کئے کا صلہ پاتا ہے۔ وہ دیوار جس پر اس کو مان ہوتا ہے اور وہ خول جس میں وہ اپنے آپ کو محفوظ تصور کرتا ہے ایک دن ٹوٹتا ہے اور وہ شخص بالکل ظاہر ہو کر معاشرے کے سامنے آجاتا ہے۔ ایسے آدمی کی حالت اس قدر کمزور ہو چکی ہوتی ہے کہ واقعتہً وہ کئی قسم کی محرومیوں کا شکار ہو چکا ہوتا ہے۔ وہی احساس برتری جو کچھ عرصہ پہلے اس کے اندر بڑائی کا احساس پیدا کر رہا تھا۔ اج اس کو کئی قسم کی محرمیوں کا شکار کر دیتا ہے۔ چنانچہ ایسا شخص کئی قسم کی ذہنی الجھنوں کا شکار ہو چکا ہوتا ہے۔

پس اگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر بھی بڑا بننے کی امنگ پیدا کی ہے تو 'خودنمائی' کے طوق سے آزاد ہو کر ہمیں اپنی اس آزرو کو پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

غلطی ہوئی معاف کر دیجئے

قصور- غلطی- یا کوتاہی ایک ہی طرز عمل کے کچھ نام ہیں یا کچھ آپس میں ملتے جلتے عمل قصور غلطی یا کوتاہی کہلاتے ہیں-

غلطی کچھ لوگ جان کر کرتے ہیں- اور کچھ لوگوں سے انجانے میں ہو جاتی ہے- جن لوگوں سے انجانے میں کوئی غلطی ہو جاتی ہے- ان کو اس کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑتا ہے- اور وہ اس غلطی پر پچھتاتے بھی ہیں! اور یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ اب آئندہ اس غلطی سے اجتناب کریں- لیکن جو لوگ غلطی جان بوجھ کر کرتے ہیں- اس غلطی در غلطی پر پچھتاتے بھی نہیں بلکہ اس غلطی پر اتراتے ہیں- مثلاً ہر بار محنت نہ کرنے والے ست شاگرد' دیر سے تیار ہونے اور ہر محفل میں دیر سے پہنچنے والے لوگ وغیرہ وغیرہ-

یہ نہ سمجھئے کہ غلطی پر پچھتانے والے لوگ واقعی دل سے پچھتاتے ہیں- (دل سے تو ہم لوگ گناہوں پر پچھتا لیں تو عاقبت سنور جائے) بلکہ ان کی غلطی اور اس کا اعلان کچھ اس طرح کے جملوں تک محدود رہتا ہے-

"میں نے تم سے شادی کرکے غلطی کی"

"مجھ سے بھول ہوئی، غلطی ہوئی کہ تم جیسی لڑکی کو بہو بنا لیا مجھے تو بہت اچھی اچھی لڑکیاں ملتی تھیں" (ملتی تھیں تو کر لیتیں میں نے منتیں کی تھیں کہ مجھے ضرور بہو بناؤ)

"میں نے غلطی کی کہ اسے ادھار روپے دے دیئے" (حالانکہ آپ ہر بار یہی غلطی کرتی ہیں اور ہر بار یہی کہتی ہیں)

"مجھ سے غلطی ہو گئی کہ سچ بول بیٹھی"

یہ سب غلطیاں ایسی ہیں جو صرف طنز کے طور پر دوسروں کو جلانے خود کو کوسنے کے لئے ایک جملہ کے طور پر بولنے کے لئے ہوتی ہیں کہنے والا اپنی غلطی کا راز فاش کرکے چین کی نیند سو رہا ہوتا ہے مگر سننے والا سوچ رہا ہوتا ہے- کہ اس کی غلطی کے خمیازہ کے طور پر اپنی جان ہی دے دے- مگر آپ ایسی غلطی نہ کر بیٹھئے گا کیونکہ آپ اپنی غلطی کی وجہ بتانے کے لئے موجود ہی نہیں ہوں گے ان سب مثالوں میں تو لوگوں نے اپنی غلطی کی وجہ پیش کی ہے پچھتاوا اظاہر نہیں کیا- ایک پچھتاوے کے طور پر جان نہ دے بیٹھئے گا!

کچھ لوگ غلطی نکالنے کے ماہر ہوتے ہیں- دوسروں کی آنکھ کا تنکا انہیں شہتیر نظر آتا ہے- (یہ لوگ ہمیشہ محدب عدسہ کی عینک لگائے رکھتے ہوں گے) یہ اکثر کہتے سنے جاتے ہیں-

"فلاں نے یہ کام کرکے سخت غلطی کی"

"فلاں سے غلطی یہ ہوئی کہ اس کی بات کا جواب دے بیٹھا"

"اگر تم اس شہر میں رہنے کی غلطی نہ کرتیں تو آج ایک اہم شخصیت ہوتیں!" وہ کبھی یہ نہیں کہیں گے کہ "کاش ہم سے غلطیاں نکالنے- عیب تلاش کرنے اور دوسروں کے قصور نکالنے کی غلطی نہ ہوئی ہوتی تو آج ہم بھی ایک مدبر شخص ہوتے"

اس ساری تمہید کا ایک مقصد تھا- آپ کو غلطی کے بارہ میں بلکہ اپنے آپ کو غلطی کے بارہ میں ایک بہت ہی خوبصورت بات کے لئے تیار کرنا تھا- آپ جان گئے ہوں گے؟

"اصل میں غلطی میری تھی اتنی اچھی بات مجھے شروع میں ہی بتا دینی چاہئے تھی"" چلئے اب بھی کوئی زیادہ دیر نہیں ہوئی"

" تو سنئے غلطی کے بارہ میں سب سے خوبصورت بات سب سے خوبصورت جملہ یہ ہے کہ "........ مگر یہ جملہ کسی کے سامنے کہنا بہت مشکل ہے سب حواس جمع کرکے ہمت سے کام لے کر رندھے گلے کو کھنکار کر کہنا پڑتا ہے "مجھ سے غلطی ہوئی- میں نادم ہوں کوتاہی ہوئی معاف کر دیجئے" سچے دل سے یہ جملہ کہنا بہت بہادری اور جرأت کا کام ہے- پھر عزم پختہ بھی دل سے کرنا- اور سب کے سامنے کہنا کہ "غلطی ہوئی آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں کروں گی یا کروں گا"--- مگر یہ وہ والا غلطی کا اعتراف نہیں ہے جس کا آج کل رواج ہو گیا ہے- کسی سے ٹکرا گئے دوسرے کو دھکا دے کر آگے گزر گئے کسی کا پاؤں کچل دیا--- کوئی بات کر رہا ہے آپ اونچی آواز سے گانا سن رہے ہیں ان سب پر اگر کسی نے دھیان دلایا- گھور کر دیکھا- تنبیہہ کی- تو منہ گول کرکے آنکھیں میچ کر کہدیا "سوری"!

کہیں ایسا تو نہیں میں نے آپ کو یہ سب باتیں بتا کر غلطی کی ہو؟ کیونکہ اس میں نئی بات تو کوئی بھی نہیں ہے "میں نے واقعی غلطی کی- آپ کا وقت ضائع کیا؟ آئندہ ایسا نہیں کروں گی"

ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ظہور احمد- مربی سلسلہ

خود نمائی سے بچیے

انسانی فطرت کی یہ کمزوری ہے کہ ہر شخص کسی نہ کسی طریقے سے نام پیدا کرنے اور بڑا بننے کی کوشش کرتا ہے- اور بعض تو اپنی اس امنگ کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگانے کو تیار ہو جاتے ہیں- اور اپنی خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں- گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح انسان کو کھانے کے لئے بھوک محسوس ہوتی ہے- بالکل اسی طرح انسانی فطرت میں قدر شناسی کے لئے بھی ایک قسم کی بھوک موجود ہے- لیکن حقیقت یہ ہے کہ بہت کم لوگ ایسے نکلتے ہیں جو اس بھوک کی تسکین کرنا جانتے ہیں- اور اکثر اس سے محروم رہ جاتے ہیں- کیونکہ وہ اس کے نتیجہ میں انانیت اور خود سری کا شکار ہو جاتے ہیں- جب انہیں کوئی اہمیت اور برتری حاصل ہوتی ہے- تو وہ اس کا غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں- جہاں تک انسانی فطرت میں موجود اس تمنا کا تعلق ہے- اس بات سے ہرگز انکار نہیں کہ اپنی ذات میں یہ آرزو بہت سارے مثبت پہلو بھی جمع کیے ہوئے ہے- کیونکہ اسی کے نتیجہ میں بسا اوقات ایسے لوگ جنم لیتے ہیں جو اپنی ترقیات کے لئے بڑی بڑی امیدوں پر یقین رکھتے ہیں- اور انہیں اس وقت تک چین نصیب نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اس بات کو حقیقت میں نہ بدل دیں- چنانچہ وہ اپنے عمل سے یہ بات ثابت کر دکھاتے ہیں کہ وہ واقعی بہت عظیم ہیں لیکن برتری کا یہ جذبہ انسان کے اندر بہت سارے غلط رجحانات پیدا کر دیتا ہے- جن میں سے ایک 'خود نمائی' بھی ہے- جب کسی انسان کی یہ خواہش پوری ہو جاتی ہے اور لوگ اس قدر کرنے لگ جاتے ہیں' دوسروں میں اس کو ایک مقام حاصل ہو جاتا ہے تو وہ شخص جو کہ خود پسندی کا شکار ہو چکا ہوتا ہے- وہ اپنی تمنا کو بر لانے کے بعد تکبر کا شکار ہو جاتا ہے- وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ یہ میری اپنی کوشش اور محنت کا نتیجہ ہے اور یہ میرا حق تھا جو مجھے ملا ہے- گویا اس کے ہر قول اور فعل سے میں کا ایک بت جنم لینے لگتا ہے- اور اسی کو انانیت یا خود نمائی کہتے ہیں- چنانچہ خود ستائی کا شکار شخص بہت ساری کمزوریوں کا شکار ہو جاتا ہے-

ایسا شخص ہمیشہ اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر گرداننے لگتا ہے- اور ہر دوسرے کو اپنے سے کمتر خیال کرتا ہے اور ہمیشہ ایسے موقعہ کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے جہاں وہ اپنی منہ میاں مٹھو بن سکے- گویا ہر لمحہ وہ اپنی آپ تعریف کرنے کا عادی ہو چکا ہوتا ہے- چنانچہ جب ایسے آدمی سے کوئی کام لینے ہو تو اس کے لئے بھی خوشامد کی ضرورت ہوتی ہے- جب تک آپ اس کی تھوڑی بہت تعریف نہیں کریں گے اس وقت تک ہرگز وہ آپ کا کام کرنے کے لئے رضامند نہیں ہوگا- ایسے آدمی کو جب بڑائی حاصل ہو جاتی ہے تو کوئی الزام بھی وہ اپنے لئے برداشت نہیں کر سکتا- خواہ وہ بات درست اور حقیقت پر مبنی ہی کیوں نہ ہو- لیکن اس کے برعکس انانیت کے نتیجہ میں وہ ہر دوسرے کو ملزم گرداننے کی کوشش کرتا ہے- اور باوجود خود قصوروار ہونے کے اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دیتے ہوئے مدافعت کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے- پھر یہ کہ خود خواہ کتنا ہی قصوروار کیوں نہ ہو ذاتی محاسبہ کرنے سے ہمیشہ پہلو تہی کرتا ہے- اور اکثر وہ اپنی آپ کو حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے-

خود بینی کے نتیجہ میں عیب جوئی' نکتہ چینی اور دوسروں پر بے جا تنقید کی بری عادت جنم لینے لگتی ہے- عیب جوئی ایک خطرناک مرض ہے- اس کے نتیجہ میں اول تو انسان اپنی اصلاح سے کلیتہً ہاتھ دھو بیٹھتا ہے- کیونکہ نظر ہمیشہ دوسروں کے عیب تلاش کرنے میں لگ چکی ہوتی ہے- اور اپنی کمزوریوں سے نظر ہمیشہ کے لئے اٹھ جاتی ہے- چنانچہ ایسا غافل انسان زندگی کے کسی موڑ پر بھی اپنی اصلاح نہیں کر سکتا بلکہ برائیوں میں دن بدن بڑھتا ہی چلا جاتا ہے-

عیب جوئی کے نتیجہ میں دوسرا بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ جس شخص کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس کے اعتماد کو بھی اس سے ٹھیس لگتی ہے اور اس کے جذبات کو صدمہ پہنچتا ہے- اور نتیجتاً غصہ بھڑک اٹھتا ہے- چنانچہ ایسا شخص کسی بھی انسان کو اعتماد میں نہیں لے سکتا ہے- ایسے آدمی کی ساری زندگی اکیلے پن میں گذرتی ہے- بظاہر اس کے دوست بھی بنتے ہیں اور تعلق دار بھی- لیکن یہ سب اس وقت تک اس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جب تک کہ انہیں اس مزاج سے پوری آشنائی حاصل نہیں ہوتی- لیکن جونہی وہ اس کی طبیعت سے روشناس ہوتے ہیں فوراً اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں-

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

پاکستانی انتخابات / امریکہ

امریکہ کے بعض سرکاری افسروں' اس بات کی تردید کی ہے کہ پاکستانی انتخابات میں کسی بھی طرف ان کا جھکاؤ تھا۔ انہوں نے زور دے کر یہ بات کہی ہے کہ پاکستان میں انتخابات پاکستانیوں کا اپنا کام ہے البتہ بے نظیر بھٹو کو دوبارہ وزیر اعظم بنانے سے یہ لگتا ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ امریکہ پاکستانی معاملات میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لے ایک امریکی نمائندے نے کہا کہ ہمارا ۔۔۔ کسی طرف نہیں تھا لیکن ہماری یہ خواہش ضرور تھی کہ پاکستان میں جمہوریت کو پھولتا پھلتا دیکھیں۔ اور اسی لئے ہمارا یہ خیال تھا اور یہ خیال بالکل درست ہے کہ پاکستانی اپنی مرضی کے مطابق ووٹ دیں اور جسے چاہیں اقتدار سپرد کردیں۔ یہی حقیقی جمہوریت ہے اور یہی ہمارا مطمح نظر ہے اب انتخابات میں جس کو بھی اقتدار ملا ہے اس کے ساتھ ہم بہتر تعلقات رکھنا چاہیں گے۔

معین قریشی

مسٹر معین قریشی نگران وزیر اعظم انتخابات کے عمدہ طریق پر ہو جانے کی خوشی لے کر واپس امریکہ چلے گئے۔ اب سے کچھ عرصہ پہلے انہوں نے کہا تھا کہ میں اپنے کئی کام چھوڑ کر یہاں آیا تھا۔ مجھے یہاں آنے سے پہلے اس بات کا علم نہیں تھا کہ یہاں بلایا جاؤں گا۔ جونہی مجھے بلایا گیا میں نے اپنے وطن کی خدمت کرنے کے لئے اپنے تمام کاموں کو پیچھے ڈال کر یہاں آنا مناسب سمجھا۔ جاتے وقت انہوں نے کہا کہ میں اس بات سے خوش ہوں کہ میں کچھ اپنے نقش پا چھوڑے جا رہا ہوں۔ میں نے غیر جانبدار منصفانہ اور شفاف انتخابات کروادئے ہیں اور ان شفاف انتخابات کی وجہ سے جمہوریت ایک دفعہ پھر اپنی راہ پر چل پڑی ہے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ جو کام انہوں نے کئے ہیں ان میں سے جن کے اچھے نتائج نکل سکتے ہیں انہیں جاری رکھا جائے گا۔ اگرچہ یہ نئی حکومت کی صوابدید پر منحصر ہے کہ وہ ان کاموں کو جاری رکھنا چاہتی ہے یا نہیں۔

ملکہ برطانیہ / قبرص

جب برطانیہ کی ملکہ الزبتھ دولت مشترکہ کے اجلاس کے لئے قبرص کے دارالحکومت نکوسیا پہنچیں تو قبرص کے یونانی قبرصیوں نے ان کا مذاق اڑایا اگرچہ بعد ازاں انہوں نے ارجنٹائن کے ان سپاہیوں سے جو وہاں قیام امن کے لئے موجود ہیں ہنس ہنس کر باتیں کیں۔ وہ فوجی جو قیام امن کے ذمہ دار لوگ ہیں ملکہ برطانیہ کے ساتھ دیر تک نہایت اچھے ماحول میں گفتگو کرتے رہے۔ ملکہ برطانیہ نے اقوام متحدہ کی ایک پوسٹ میں سے جھانک کر دیکھا تو قبرص کا وہ علاقہ جو ترکی کے قبضے میں ہے۔ وہاں متعدد مکانات بمباری کی وجہ سے تباہ ہو چکے ہیں۔ جب ملکہ کا قافلہ سڑک پر جا رہا تھا تو سکول کے بچوں نے ان کی راہ روکنے کی کوشش کی چنانچہ پولیس کو ان پر آنسو گیس استعمال کرنی پڑی۔ جب ایک صبح کے وقت ملکہ برطانیہ کو شہر کی علامتی چابی پیش کی جانی تھی تو بیسیوں مزاحمت کرنے والوں نے نعرے لگائے کہ ہمیں ملکہ کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے سیٹیاں بجا کر اور گوریلا نعروں سے اپنے جذبات کا اظہار کرنے کی کوشش کی۔ یونانی قبرصیوں کے جذبات کی وجہ یہ ہے کہ ان کی یہ خواہش تھی کہ ۱۹۵۵ء میں جبکہ برطانوی تاج کے خلاف جدوجہد کی جا رہی تھی۔ تو جن نوجوان گوریلوں کو پھانسی دی گئی تھی ان کی اس سزا پر ملکہ برطانیہ معافی مانگے۔ انہیں اس بات کا بھی شکوہ ہے کہ ترکی کے خلاف ان کی مناسب مدد نہیں کی گئی۔ ۱۹۷۴ء میں ترکی نے قبرص پر حملہ کیا تھا جس کی وجہ سے یہ دو علاقوں یعنی یونانی اور ترکی قبرصیوں میں تقسیم ہو گیا۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ترکی اپنی فوجوں کو واپس بلالے۔ اور اقوام متحدہ کی اس تجویز سے اتفاق کرے کہ قبرص کے دونوں حصے پھر متحدہ ہو جائیں۔

۵۰ کروڑ ذہنی مریض

عالمی تنظیم صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں ۵۰ کروڑ انسان ایسے ہیں جو کسی نہ کسی طور پر ذہنی مریض کہلا سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس سے لوگ پریشان رہتے ہیں اور کام کی مقدار بھی کم پڑ جاتی ہے۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اس مرض کے مختلف درجے ہیں لیکن بہرحال ہر درجے میں کسی حد تک یہ مشکلات کا باعث بنتی ہے۔

یہ بیماری ایسی نہیں جسے لاعلاج قرار دیا جاسکے اس کا علاج ہو سکتا ہے اور اس طرح کام کرنے کے ایام ہر ملک میں بڑھائے جاسکتے ہیں۔ ۵۲ ملین یعنی پانچ کروڑ بیس لاکھ افراد ایسے ہیں جنہیں خاص طور پر یہ بیماری متاثر کرتی ہے۔ ڈیڑھ کروڑ کے قریب لوگ ایسے ہیں جنہیں معمولی طور پر یہ بیماری متاثر کرتی ہے یعنی ان کی ذہنی کیفیت عام حالات میں تو درست ہوتی ہے لیکن کسی نہ کسی زاویہ سے ان پر اس کا اثر ہو جاتا ہے۔

ایک کروڑ بیس لاکھ افراد ایسے ہیں جو ذہنی پسماندگی کا شکار ہیں اور تقریباً دس کروڑ ایسے ہیں جو باقاعدہ طور پر ڈیپریشن کی وجہ سے اپنے آپ کو مریض سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ کسی نہ کسی حد تک ان کا علاج ہو سکتا ہے۔ عالمی تنظیم صحت کے ایک حالیہ مطالعے کے مطابق ۱۴ ممالک میں ۲۶ ہزار افراد ایسے ہیں جن کی عام صحت تو درست ہے لیکن ان کا علاج کیا جا رہا ہے اور امید ہے کہ وہ جلد ٹھیک ہو جائیں گے۔ اگر علاج نہ کیا جائے تو یقیناً ان کی بیماری بڑھ کر پوری طرح ذہنی مرض کا روپ اختیار کر لے گی۔ البتہ یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ جب ذہنی مرض کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ وہ شخص پوری طرح پاگل ہے اس کے مختلف درجے ہیں اور انتہائی درجہ یہ ہے کہ انسان پوری طرح پاگل ہو جائے عالمی تنظیم صحت کے مطابق اس بات کی ضرورت ہے ان لوگوں کے ساتھ بہتر سلوک کیا جائے اور انہیں ذہنی مرض سے نجات دلانے کے لئے بہتر حالات پیدا کئے جائیں۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر ۲۹۲۵۵ میں
Mrs. Nurhasanah Sukanta w/o Sukanta
پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت ۱۹۷۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۳-۱-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ حصہ زمین برقبہ ۴۵۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۱۰۰۰۰۰۰ روپے ۲۔ 1/2 مکان جس کی اقساط ۱۵ سال بعد ۲۰۰۸ء میں ختم ہونگی مالیتی ۸۲۵۰۰۰۰ روپے ۳۔ طلائی زیورات وزنی ۱۵ گرام مالیتی ۳۳۰۰۰۰ روپے ۴۔ حق مہر ۳۳۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۴۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ
Mrs. Nurhasanah Sukanta
Indonesia
گواہ شد نمبر ۱ احمد Sukanta خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ عبد المطلب ولد محمد Ujang انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۲۵۶ میں
Sahib Ali Halbani S/o Mar Malin Tang
پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد
Sahibali Halbani Indonesia
گواہ شد نمبر ۱
Manta A. Sumawijaya
ولد عبد الرحیم انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۲ رحمت ولد احمد زمان انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۲۵۷ میں خورشید بی بی زوجہ محمد نواز صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۱ سال ۵ ماہ ۷ دن بیعت ۵۴-۱۹۵۳ء ساکن چک ۳۱۲ ج ب کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۹-۹-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۷ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر ۳۲ روپے وصول شدہ ۲۔ زیور طلائی ۴ تولہ ۳ ماشہ مالیتی ۱۴۸۷۵ روپے ۳۔ نقد رقم ۱۲۵۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ ڈالر کینیڈین ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۷ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خورشید بی بی زوجہ محمد نواز آف چک نمبر ۳۱۲ ج ب حال کینیڈا گواہ شد نمبر ۱ محمد نواز باجوہ وصیت نمبر ۲۱۳۱۶ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ شوکت نواز باجوہ پسر موصیہ

مسل نمبر ۲۹۲۵۸ میں ناصر احمد چیمہ ولد چوہدری اللہ دتہ چیمہ قوم چیمہ پیشہ ذاتی کاروبار عمر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۱۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان برقبہ ۳۲۰۰ مربع فٹ مالیتی ۲۵۰۰۰۰ کینیڈین ڈالر یہ مکان مارگیج پر لیا ہوا ہے جس کی ادائیگی ۲۵ سال میں ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت کرایہ مکان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر احمد چیمہ کینیڈا گواہ شد نمبر۱ محمد سعید وصیت نمبر ۱۰۲۷۵ کینیڈا گواہ شد نمبر۲ زبیر سعید وصیت نمبر ۲۵۶۰۱ کینیڈا

مسل نمبر ۲۹۲۶۸ میں بشیر احمد جنجوعہ ولد عبدالکریم صاحب قوم جنجوعہ پیشہ مزدوری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ نقد رقم ۲۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰+۵۰۰ روپے ماہوار بصورت مزدوری وجیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد جنجوعہ ساکن ترگڑی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۱ عبدالرشید وصیت نمبر ۲۶۳۵۱ پسر موصی گواہ شد نمبر۲ عبدالمجید وصیت نمبر ۲۶۴۸۲

مسل نمبر ۲۹۲۶۹ میں نصرت مبارکہ بنت چوہدری عنایت اللہ صاحب قوم جٹ گوندل پیشہ معلمہ عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدوکی ڈاکخانہ جسوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۶-۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت مبارکہ بنت چوہدری عنایت اللہ بمقام سدوکی ڈاکخانہ جسوکی ضلع گجرات گواہ شد نمبر۱ طاہر احمد برادر موصیہ گواہ شد نمبر۲ چوہدری عنایت اللہ والد موصیہ

بقیہ: ص۱

فرماتا ہے اتنے سامان جو پیدا کئے گئے ہیں کیا یہ سب عبث بنائے ہیں۔

اگر اس زندگی کے بعد کوئی دوسری زندگی نہ ہونی تھی اور اس کا نتیجہ صرف یہی تھا کہ اس دنیا میں انسان چند سالوں تک رہے پھر مرکر خاک ہو جاوے اور پھر اسے دوبارہ اپنی جزاء سزاء کے لئے نہ اٹھنا ہو اور پھر اس زندگی کے بعد کوئی دوسری زندگی نہ ہو تو پھر یہ سامان عبث جاتا۔ پھر فرمایا کہ صرف زمین ہی نہیں بنائی بلکہ سات بلندیاں بھی ہیں ایک تو ہر ایک ستارے کا علیحدہ علیحدہ مرکز ایک الگ سماء بن جاتا ہے سورج چاند ستارے وغیرہ۔ صوفیاء نے تو پھر اس کی اور ہی تعریف کی ہے وہ (سات آسمان) کچھ اور ہی بتلاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ایک سماء وہ ہے جو ہمارے اوپر ہے۔ ایک وہ جو خواب میں دکھائی دیتا ہے۔ ایک ملاء اعلیٰ کا۔ ایک حشر کا۔ ایک قبر کا پھر دوزخ اور جنت کا یہ الگ الگ سماء ہیں پھر سات آسمان سات بلندیاں ہیں۔ ہر روحانی ترقی کے بھی سات درجے ہیں۔ اور جسمانی ترقی کے بھی سات درجے ہیں سورت مومنون میں اس کا ذکر ہے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس کو خوب کھول کر لکھا ہے اور ایسی (تشریح) کی ہے کہ اسے پڑھ کر انسان کا ایمان تازہ ہوتا ہے۔ (--) اسے ہر ایک چیز کا علم ہے وہ عالم ہے یہ جو کچھ اس نے بنایا عبث نہیں بنایا وہ تو عالم ہے اور علماء تو لغو اور عبث کاموں سے پرہیز کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہو کر ایسے کام کرے گا۔

(از خطبہ ۱۰/اپریل ۱۹۱۴ء)

مجالس انصار اللہ پاکستان

نصاب امتحان سہ ماہی چہارم ۱۹۹۳ء

○ تمام زعماء کرام مجالس انصار اللہ پاکستان مندرجہ ذیل نصاب برائے امتحان سہ ماہی چہارم ۱۹۹۳ء سے انصار اللہ کو بروقت آگاہ فرماویں۔

۱۔ ترجمہ کلام الٰہی پارہ نمبر۸ نصف آخر

۲۔ کتاب از روحانی خزائن "کشتی نوح" مکمل

۳۔ کتاب بنیادی نصاب...... مکمل

نیز استدعا ہے کہ وقتاً فوقتاً یاددہانی کے ذریعہ تمام انصار کو باقاعدہ مطالعہ کا پابند کرکے زیادہ سے زیادہ انصار کو شریک امتحان کیا جائے۔ یہ امتحان وسط دسمبر ۱۹۹۳ء میں ہوگا۔ (قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

بھیرہ ضلع سرگودھا کے درج ذیل افراد بیمار ہیں۔

○ مکرم قاضی بشیر احمد صاحب کافی دنوں سے علیل چلے آرہے ہیں۔

○ مکرم ملک ناصر محمود صاحب کی والدہ محترمہ ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہیں کمزوری زیادہ ہے۔

○ مکرم حکیم محمد اکبر صاحب زعیم انصار اللہ کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں۔ گردہ اور پتے میں پتھری ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپریشن تجویز کیا ہے۔

ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

○ مکرم اشتیاق محمود سندھو نے امسال ایم اے فائن آرٹس فائنل کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور گولڈ میڈل کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

افتتاحی تقریب عائشہ اکیڈمی

○ مورخہ ۳۰۔ ستمبر ۱۹۹۳ء کو صبح ۱۰ بجے عائشہ دینیات اکیڈمی کی تقریب افتتاح عمل میں آئی۔ اس سے قبل ۱۷۔ مارچ ۱۹۹۳ء کو ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے دعا کے ساتھ کلاس کا آغاز کردیا تھا۔

اس موقعہ پر ادارے کی پرنسپل نے ۵ ماہ کے تعلیمی کیریئر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس عرصہ میں ادارہ ھذا نے کیفیت اور کمیت ہر جہت سے ترقی کی ہے۔ آغاز صرف ۱۶۔ طالبات سے ہوا تھا اب یہ تعداد ۴۰ ہو چکی ہے۔ کم از کم معیار داخلہ میٹرک ہے مگر زیادہ تعلیمی معیار کی طالبات بھی داخل ہوئی ہیں۔

مہمان خصوصی محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان نے اپنے خطاب میں کلاس کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور طالبات کو نصیحت کی کہ علم کی گہرائی میں ڈوب کر پوری توجہ اور لگن سے علم حاصل کریں۔

اس موقعہ پر محترمہ صاحبزادی امتہ

القدوس صاحبہ نے اپنے اشعار سنائے۔

دعا پر یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

اعلان گمشدگی رسید بک

○ مجلس خدام الاحمدیہ بھکہ۔ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کی رسید بک نمبر ۶۵۳۵ گم ہوگئی ہے۔ اس رسید بک پر کوئی چندہ ادا نہ کرے۔ اگر کسی کو یہ رسید بک مل جائے۔ تو دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ایوان محمود ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

مہتمم مال

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ

پتہ درکار ہے

○ محترمہ تسنیم کوثر صاحب بنت مرزا رشید احمد صاحب وصیت نمبر ۲۱۳۴۴ نے ۷۳ء میں کوئٹہ سے وصیت کی تھی۔ موصیہ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کو موصیہ کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(سیکریٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تبدیلی ٹیلیفون نمبرز

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب (ناظر اعلیٰ)

گھر= نیا نمبر 212360 پرانا نمبر 560

نظارت علیا:

دفتر= نیا نمبر 212450 پرانا نمبر 450

ناظر اصلاح وارشاد مقامی:

نیا نمبر 212451 پرانا نمبر 556

ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ:

نیا نمبر 212220 پرانا نمبر 476

ربوہ کے خریداران الفضل متوجہ ہوں

ربوہ کے جو احباب ماہ بماہ چندہ ادا کرکے لوکل ایجنسی سے پرچہ خریدتے ہیں۔ ازراہ کرم وہ فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے دفتر الفضل کو آگاہ کریں۔ بذریعہ فون بھی اطلاع دی جاسکتی ہے۔

مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۴۔ اکتوبر۔ گرمی کا اثر اب ختم ہو گیا ہے۔ ربوہ کا درجہ حرارت: ۲۹ درجے سنٹی گریڈ

○ درگاہ حضرت بل کے محاصرے اور سانحہ کی بے حرمتی کے خلاف پاکستان نے اسلامی کانفرنس کا اجلاس بلالیا۔ بند کمرے میں ہونے والے اس ہنگامی اجلاس کی صدارت اقوام متحدہ میں پاکستان کے سفیر مسٹر جمشید مار کر کریں گے۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ درگاہ حضرت بل کا محاصرہ فوری طور پر ختم کیا جائے سری نگر میں مظاہرین پر بھارتی فوج کی فائرنگ کے وحشیانہ تشدد سے نہ صرف مقبوضہ وادی میں صورت حال خراب ہوگی بلکہ کشیدگی میں بھی اضافہ ہوگا۔

○ بھارتی فوج نے کرفیو توڑ کر درگاہ حضرت بل کی طرف مارچ کرنے والوں پر فائرنگ کر دی۔ مختلف واقعات میں مجموعی طور پر ۷۰۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ سری نگر کے قریبی قصبہ بیج باڑا میں ۴۵۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ بھارتی فوج کرفیو توڑنے والوں کے تعاقب میں جوتوں سمیت جامع مسجد کے اندر پہنچ گئی۔ میرواعظ مولوی فاروق گھر پر نظربند کر دیئے گئے ہیں۔ کئی دیگر شہروں میں بھی مظاہرے جاری ہیں محصورین نے خوراک قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ بھارتی فوج نے وزیراعظم نرسمہا راؤ کا وہ حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ جس میں ان کو محاصرہ ختم کرنے کو کہا گیا تھا۔ فوج کا کہنا ہے کہ ایسا کرنے سے فوج کا مورال متاثر ہوگا۔

○ صدر مملکت مسٹر وسیم سجاد بدھ ۲۷۔ اکتوبر کو پارلیمنٹ سے خطاب کریں گے۔ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اسی روز اعتماد کا ووٹ حاصل کریں گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے معین قریشی کے دور میں قواعد و ضوابط کے خلاف کی گئی تقرریاں تبادلے اور ترقیاں روک دینے کا حکم دیا ہے۔ وزیراعظم نے ایسا حکم گریڈ ۱۶ سے ۲۲ تک کے لئے دیا ہے۔ اور ایسے تمام اقدامات کی فہرست پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔

○ اس امر کا امکان موجود ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے جلد بھارت اور امریکہ کا دورہ کر سکتی ہیں۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر حکومت اب کنٹرول لائن توڑنے والوں کی حمایت کرے گی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین مالاکنڈ کے ضمنی انتخاب میں دینی جماعتوں کے متفقہ امیدوار ہونگے۔ جمیعت العلمائے اسلام کے دونوں گروپوں نے اس سلسلے میں اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا ہے۔

○ الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ ضمنی الیکشن کا شیڈول آئین اور قانون کے منافی ہے۔ الیکشن کمیشن نے وزیر قانون کا موقف مسترد کر دیا ہے۔

○ بلوچستان کے وزیراعلیٰ مسٹر ذوالفقار علی مگسی نے بھی اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ جب محترمہ بے نظیر بھٹو نے مجھے سپیکر شپ کے عہدے کی پیشکش کی تو میں حیران رہ گیا کیونکہ مجھے امید نہیں تھی کہ اتنی بڑی ذمہ داری مجھے دی جائے گی۔

○ صوبہ سرحد کی حکومت نے فوری طور پر نئی بھرتیوں پر پابندی عائد کر دی ہے۔

○ خصوصی عدالت نے مرتضیٰ بھٹو کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں۔ طیارے کے اغوا کے سلسلے میں مطلوب دیگر ۱۵۔ افراد کے بھی وارنٹ جاری کر دیئے گئے ہیں۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ پنجاب میں انتظامی معاملات گورنر کو دینا غیر آئینی اور غیر جمہوری ہے۔

○ بے نظیر بھٹو ماضی کی غلطیوں سے سیکھ کر مفاد پرستوں کو دور ہی رکھے۔ یہ مشورہ بیگم نصرت بھٹو نے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر نے مرتضیٰ کو وزیراعلیٰ نہیں بنایا۔ حالانکہ مرتضیٰ زیادہ ذہین ہے۔ ہمیشہ زیادہ نمبر لیتا رہا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں خواتین کی نشستوں کی بحالی اور آٹھویں ترمیم کی ناپسندیدہ شقوں کے خاتمے کے بل پیش ہونگے۔

○ وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ پاکستان کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے تیار ہے۔ فی الحال کسی طرف سے جارحیت کا امکان نہیں۔

○ وزیراعظم نے فوری طور پر مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے اقدامات کا حکم جاری کیا ہے۔ سرکاری اخراجات کم کر کے بجٹ کا خسارہ دور کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے الزام لگایا ہے کہ پنجاب میں حکومت ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے بنائی گئی انہوں نے کہا کہ ہم نے ہارس ٹریڈنگ' کرپشن' اور بلیک میلنگ میں ملوث ہونے کی بجائے مثبت رویہ اپنایا اور قومی اسمبلی میں حکومت کو تعاون کی پیشکش کی لیکن پنجاب میں اقلیت کو مسلط کر دیا گیا۔ ہم نے پیپلز پارٹی سے ۴ فیصد ووٹ زائد لئے اس کے باوجود اقتدار حاصل کرنے کے لئے شور نہیں مچایا۔

○ بعض حلقوں نے غلام اسحاق کو دوبارہ صدر بنوانے کے لئے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ جونیجو لیگ کی طرف سے غلام اسحاق کی زیادہ حمایت کی جا رہی ہے۔ دیگر صدارتی امیدواروں میں ظفراللہ جمالی' حامد ناصر چٹھہ' بلخ شیر مزاری' یحییٰ بختیار' اکبر بگٹی اور اصغر خان شامل ہیں۔

○ ممتاز جریدے اکانومسٹ نے کہا ہے کہ اب پاکستانی سیاستدانوں کو آخری موقعہ دیا گیا ہے۔ معین قریشی کو دوبارہ بھی لایا جا سکتا ہے۔ فوج مزید عدم استحکام پسند نہیں کرتی۔ جنرل عبدالوحید کو سیاست میں ملوث ہونے سے نفرت ہے وہ انتخابات کرانے کا کریڈٹ ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ اگلا صدر حکومت اور اپوزیشن کی کوئی مشترکہ شخصیت ہو سکتی ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ کشمیر کی تحریک آزادی عروج پر پہنچ گئی ہے۔ حالات بھارت کے کنٹرول سے باہر ہو گئے ہیں۔ ٹیلی ویژن پر فوج کے وحشیانہ مظالم دکھائے گئے ہیں کشمیر میں فوج گشت کر رہی ہے۔ مولوی فاروق نے کہا ہے کہ درگاہ کو حریت پسندوں نے کبھی پناہ گاہ کے طور پر استعمال نہیں کیا۔

○ پنجاب کی کابینہ چند روز میں حلف اٹھا لے گی فیصل صالح حیات سینئر وزیر ہونگے۔

تبدیلی فون نمبر

مجید آئرن سٹور گولبازار ربوہ کا فون تبدیل ہو گیا ہے۔

دوکان= نیا نمبر 211435 پرانا نمبر 435

گھر= نیا نمبر 212435 پرانا نمبر 740

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	25	مٹی چھوڑ کورس
BABY GPOWTH COURSE	40	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRRECULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور۔ سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

اکسیر موٹاپا ۳۰/-

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) ۱۵/-

دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۱۵۰/-

زدجام عشق ۱۲۰/- ۴۸۰/-

اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۳۰/-

کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۱۵/-

سفوف اکسیر شوگر ۳۰/-

جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار۔ ربوہ